رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل

قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ ... قیمت سالانہ بیرون ہند ...

نمبر ۲۴ | ۱۱ر جمادی الاول ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۳ر اگست ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۲۱ر اگست کو ۲½ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

لوکل کاموں کو سہولت اور عمدگی سے چلانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت مسجد وار انجمنیں قائم کی گئیں۔ اور ان کے عہدہ دار آراء کے لحاظ سے منتخب کر کے حضور سے منظوری حاصل کی جا رہی ہے۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد سلیم صاحب لکھنؤ سے واپس آگئے ہیں۔

۲۱ر اگست مقامی جلسۂ تبلیغ میں مولوی محمد سلیم صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی ؎

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریق

فرمایا "گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ خوفِ الٰہی دل میں پیدا ہو۔ بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہیں سکتا اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب کسی کے سر پر ننگی تلوار لٹک رہی ہو۔ اور اس کو یقین ہو۔ کہ اگر فلاں کام میں کروں گا۔ تو یہ تلوار میرے سر میں لگے گی۔ پھر وہ کس طرح وہ کام کر سکتا ہے۔ اس کو یقین ہے۔ کہ وہ تلوار اس کو دکھ دے گی۔ اس قسم کا یقین اگر خدا تعالےٰ پر ہو۔ اور اس کی عظمت۔ اور اس کا جلال اس کے دل میں گھر کر جائے۔ تو کسی طرح ممکن نہیں۔ کہ وہ بدی کا ارتکاب کرے۔ خدا تعالےٰ کی یہ سُنت نہیں کہ وہ انسان کی طرح کسی کو اپنا چہرہ دکھائے۔ بلکہ وہ زبردست نشانات کے ساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ جب چار اپریل کا زلزلہ آیا۔ تو ہمارے عزیز محمد اسمٰعیل میڈیکل کالج میں پڑھتے تھے۔ وہ ذکر کرتے ہیں۔ کہ ان کے کالج میں ایک لڑکا دہریہ تھا۔ جب زلزلہ آیا۔ تو وہ بھی رام رام پکارنے لگا۔ لیکن جب زلزلہ گزر گیا۔ تو پھر کہنے لگا۔ کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ کہ میں نے رام رام کہا۔ خدا تعالےٰ کے اقتداری نشانات اس کی ہستی کا ثبوت دیتے ہیں" (بدر ۹ر اگست ۱۹۰۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رپورٹیں

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سندھ میں تبلیغ

کریم بخش صاحب ٹانوری (سندھ) سے لکھتے ہیں کہ مولوی محمد مبارک صاحب اور مولوی محمد صالح صاحب یہاں آئے اور سات لیکچر دیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہاں ایک نئی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ احباب میں چستی پیدا ہو گئی ہے۔ اور بہت سے لوگ احمدیت کے قریب آ گئے ہیں۔ نواحی علاقہ کے شرفاء سے بھی ملاقاتیں کر کے ان کو تبلیغ کی گئی۔ جس کا ان پر اچھا اثر ہوا بعض نے جلسہ سالانہ پر قادیان جانے کا وعدہ کیا۔

ایک جگہ ایک پیر کے اشتعال دلانے پر بعض لوگ لاٹھیاں لے کر حملہ آور ہوئے۔ مگر خدا تعالےٰ نے ان کے شر سے بچا لیا ان میں سے دو اگلے ہی روز چھ چھ ماہ قید کی سزا کسی اور مقدمہ میں پا گئے۔

ڈسکہ میں تقریریں

محمد اسمٰعیل صاحب ڈسکہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ۶۔ اگست گیانی واحد حسین صاحب۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا اور مولوی محمد شریف صاحب یہاں آئے۔ اور صداقت اسلام کے مختلف پہلوؤں پر تین تقریریں کیں۔ ۷ اگست کو گیانی صاحب اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب نے باوا نانک صاحب کے مسلمان ہونے پر تقریریں کیں۔ ایک آریہ دوست کی خواہش پر انہیں تمام حوالہ جات دکھائے گئے۔

موضع بھمہ میں جلسہ

نبی بخش صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۱۲ اگست انجمن احمدیہ بھمہ کا تبلیغی جلسہ ہوا۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی۔ چند سرکردہ غیر احمدیوں نے اپنے ساتھیوں کو یہ کہکر جلسے میں شامل ہونے سے روک دیا۔ کہ جو احمدیوں کے جلسہ میں جائے گا۔ ہم اسے برادری کے کاموں میں شامل نہیں کریں گے۔ پھر بھی بعض لوگ جلسہ میں شامل ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے اچھا اثر لے کر گئے:۔

انجمن احمدیہ چک ایمرچ کا جلسہ

راجہ غلام محمد صاحب لکھتے ہیں۔ ۱۳ اگست کو بمقام نونہ مٹی جلسہ کیا گیا۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کو دعوتی رقعے لکھے گئے۔ سری نگر سے مولوی عبد الاحد صاحب مع سات احباب ایک روز پہلے تشریف لے آئے:۔

پہلا اجلاس زیر صدارت حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۸½ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوا۔ ماسٹر غلام نبی صاحب رفیقی نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ دُرّثمین سے ایک نظم پڑھی۔ مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل۔ اور مولوی محمد یحییٰ صاحب نے وفات مسیح۔ اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بہت اعلےٰ۔ اور پسندیدہ تقریریں کیں بعد ازاں حضرت مفتی صاحب نے تقریر کی۔

دُوسرا اجلاس ۳۔ بجے سے ۵½ بجے تک ہوا۔ حضرت مفتی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات و چشم دید حالات بیان فرمائے۔

بعد ازاں مولوی عبد الاحد صاحب نے جماعت کو چندوں اور دیگر دینی فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی:۔

مہمانوں کے کھانے کا نہایت عُمدہ انتظام راجہ محمد زمان خان صاحب نے کیا۔

لجنہ اماء اللہ کے متعلق اعلان

(۱) اس سے پیشتر دو تین بار اعلان کئے گئے ہیں۔ کہ بیرونی لجنات برتنے کے متعلق ریزولیوشن پاس کر کے مرکز میں بھجوائیں تا اس کے متعلق عملی کارروائی کی جا سکے۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ بیرونی لجنات نے سوائے ایک دو کے اس پر کوئی توجہ نہیں کی۔ اب براہ مہربانی اس امر کی طرف فوراً اپنی توجہ مبذول فرمائیں۔

(۲) جلسہ سالانہ میں بھی تھوڑا ہی عرصہ رہ گیا ہے۔ اس لئے صنعتی نمائش کی چیزوں کی طرف بھی اپنی توجہ مبذول فرمائیں۔ نیز دُوسری بہنوں کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلائیں۔ خاکسار سکرٹری لجنہ اماء اللہ۔ قادیان:۔

ریاست پٹیالہ کی احمدی جماعتوں کو اطلاع

جماعت احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ اپنا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳۔ اکتوبر کو کرنا چاہتی ہے۔ اگر ریاست کی دُوسری جماعتیں بھی ان تاریخوں کے متصل جلسے رکھ لیں۔ تو ان کو حصہ رسدی خرچ دے کر بآسانی مبلغ مل سکتے ہیں۔ جو جماعتیں ایسا کرنا چاہیں۔ وُہ جلد سے جلد اطلاع دیں:۔

ناظر دعوت تبلیغ۔ قادیان

اُردو شارٹ ہینڈ کی ضرورت

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریریں ضبط تحریر میں لانے کے لئے ایک اُردو شارٹ ہینڈ کی ضرورت ہے۔ تا کہ وُہ تمام تقریروں کو قلم بند کر سکے۔ اس لئے خواہشمند اصحاب اطلاع دیں۔ کوئی احمدی دوست ہوں۔ تو زیادہ بہتر ہے۔ اپنی اُجرت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں:۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

تبلیغ احمدیت کیلئے ایک نہایت اعلےٰ انگریزی کتاب

جناب سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب سکندر آبادی نے انگریزی کتاب "احمد" کا چھٹا ایڈیشن حال ہی میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے دعاوی کے متعلق اپنی تحریرات کا ترجمہ انگریزی میں پیش کیا گیا ہے۔ اور نہایت اہم مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب انگریزی دان غیر احمدیوں کو احمدیت کی طرف متوجہ کرنے کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگوں عیسائیوں، ہندوؤں اور آریوں وغیرہ کو تبلیغ اسلام کرنے کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہو چکی ہے۔ عُمدہ کاغذ اور صاف و خوبصورت ٹائپ کی یہ تین سو صفحہ کی کتاب ہے جس کی قیمت صرف آٹھ آنے ہے۔ مزید برآں محصولڈاک جناب سیٹھ صاحب موصوف نے اپنے ذمہ رکھا ہے۔ اور اگر کوئی صاحب بغرض اشاعت کم از کم بیس جلدیں طلب فرمائیں۔ تو انہیں نصف قیمت پر یعنی صرف ۴ر فی کاپی کے حساب سے بھیجدی جائے گی۔ اور ریلوے پارسل کا خرچ بھی جناب سیٹھ صاحب خود ادا کر دیں گے۔ اگر صرف ایک سو دوست اس نہایت قیمتی اور مفید کتاب کو اتنے قلیل خرچ پر صرف بیس بیس کی تعداد میں منگوا لیں۔ تو چھٹا ایڈیشن بھی فوراً ختم ہو سکتا ہے۔ اور ان علاقوں میں جہاں اُردو جاننے والے نہیں ہیں تبلیغ احمدیت کے لئے ایسی قیمتی چیز کا اتنے تھوڑے خرچ پر منگا لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ احباب کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور متعدد جلدیں منگا کر کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ قیمتاً فروخت کی جائے اول تو ایسی عُمدہ اور اتنی بڑی کتاب کی برائے نام قیمت ۸ر ادا کرنا کسی کیلئے کوئی مشکل بات نہیں لیکن اگر اس میں بھی کمی کرنی پڑے تو بہ نیت ثواب کی جا سکتی ہے۔ یہ صورت نہایت مفید ہے۔ اور اسی پر احباب کو زور دینا چاہیئے۔ اس موقعہ پر ہم احباب سے یہ درخواست کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ جناب سیٹھ صاحب موصوف کے لئے خاص طور پر دُعا کریں جو جان و مال سے تبلیغ دین۔ اور اشاعت احمدیت میں مصروف رہتے ہیں اور دُوسرے احباب کی آسانی و سہولت کے لئے بہت کچھ خرچ کر کے سامان تبلیغ مہیا کرتے رہتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۴ | قادیان دارالامان مورّخہ ۱۳ جمادی الاوّل ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبائعین اور منافقین

خدا تعالےٰ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے جب کوئی مامور اور مرسل مبعوث ہوتا ہے۔ تو جہاں اسے قبول کرنے اور اس کی آواز پر لبیک کہنے والوں کا کثیر حصہ اخلاص و ایثار۔ قربانی و جاں نثاری۔ تقوےٰ و طہارت اور نیکی و پاکیزگی کا نہایت ہی شاندار نمونہ پیش کرتا ہے۔ وہاں بعض لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں۔ جو دعوےٰ تو یہ کرتے ہیں۔ کہ وُہ بھی اس مامُور کی جماعت میں شامل ہیں۔ لیکن چونکہ ان کے قلوب میں کجی ہوتی ہے۔ اور ان کے پیش نظر ذاتی اغراض و فوائد ہوتے ہیں اس لئے بجائے اس کے کہ وُہ اپنے روحانی امراض کا علاج کریں۔ اور اپنی اصلاح کر کے روحانیت میں ترقی کریں۔ جب کوئی بات اپنے منشا اور اپنی خواہش کے خلاف پاتے ہیں۔ تو شرارت اور فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو نقصان پہونچانا چاہتے ہیں ؛

اس قسم کے بدبخت اور بدکردار انسان اور تو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی موجود تھے۔ اسلام نے ان کا نام منافق رکھا ہے۔ اور قرآن کریم میں ان کا نہایت تفصیل کے ساتھ بار بار ذکر کیا گیا ہے۔ حتےٰ کہ ایک سورۃ انہی کے متعلق نازل ہُوئی جس کا نام اسی مناسبت سے منافقون ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اذا جآءك المنٰفقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنٰفقين لكٰذبون۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت بعض ایسے لوگ تھے کہ وُہ جب آپ کے پاس آتے۔ تو کہتے۔ کہ ہم شہادت دیتے ہیں۔ کہ آپ اللہ کے رسُول ہیں۔ گویا وہ اس بات کا اقرار کرتے۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کے قائل ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتا ہے۔ ان کا یہ کہنا تو صحیح ہے۔ کہ تو اللہ کا رسُول ہے۔ مگر یہ منافقین خود جھُوٹے ہیں ؛

اس سے ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رسُول اللہ کہنے والے اور مومن کہلانے والے ایسے لوگ بھی تھے۔ جن کو خدا تعالےٰ نے منافق کہا۔ اور جھُوٹے قرار دیا ؛

سورۂ توبہ میں خدا تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ وممن حولكم من الاعراب منٰفقون ومن اهل المدينة مردوا على النفاق (۹-۱۰۲) کہ تمہارے ارد گرد بعض ایسے اعراب ہیں۔ جو منافق ہیں۔ اور مدینہ میں بھی بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو نفاق پر پختہ ہیں۔

اس ارشاد الٰہی سے صاف ظاہر ہے۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موجودگی میں۔ اسی مقدس مقام میں جسے خدا تعالےٰ نے اپنے رسُول کے لئے منتخب کیا۔ اور جسے وُہ شرف عطا کیا۔ جو ساری دُنیا میں کسی کو حاصل نہ ہُوا۔ آپ کے پاس آنے والے۔ آپ کی باتیں سُننے والے۔ اور آپ سے باتیں کرنے والے بعض لوگ ایسے بھی تھے۔ جو ظاہر طور پر مسلمان کہلاتے تھے لیکن دراصل اسلام اور مُسلمانوں کے بدترین دُشمن تھے۔ اور جن کی شرارتوں اور فتنہ پردازیوں کا خدا تعالےٰ نے بار بار ذکر کر کے جہاں انہیں اپنی اصلاح کا موقعہ دیا۔ وہاں ان کے متعلق مسلمانوں کو بھی آگاہ کیا۔ اور ان کی بیخکنی کی طرف توجہ دلائی ؛

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موجودگی میں ایسے لوگ پائے جا سکتے تھے۔ اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں تو انہوں نے اپنی شرارتوں کو انتہا تک پہونچا دیا تھا۔ تو پھر حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے زمانہ میں۔ اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے زمانہ میں منافقین کا پیدا ہونا کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر کوئی مسلمان کہلانے والا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا دل سے اقرار کرنے والا اعتراض کر سکے۔ لیکن غیر مبائعین جو خود مرض نفاق کے مریض ہیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا کوئی ایسا خطبہ پڑھتے ہیں جس میں جماعت احمدیہ کو منافقوں کی شرارتوں کا انسداد کرنے کے لئے ضروری ہدایات دی جاتی ہیں۔ تو ان کا آرگن "پیغام صلح" منافقین کی حمایت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور بغض و عداوت کے نتیجہ میں ایسی ایسی باتیں کہہ جاتا ہے۔ جن کی زد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہی نہیں پڑتی۔ بلکہ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی پڑتی ہے۔ چنانچہ ۹ر اگست کے پرچہ میں اُس نے منافقین کے وجُود کو "ذہنی غلامی اور پیر پرستی کے عبرت انگیز نتائج" قرار دیتے ہُوئے لکھا ہے :۔

"جماعت قادیان کی زمین منافقوں کی پیداوار کے لئے غیر معمُولی طور پر زرخیز ثابت ہو رہی ہے۔ جناب خلیفہ صاحب منافقوں کی بیخ کنی کی ہرچند کوشش فرماتے ہیں۔ لیکن زمین کی زرخیزی کی وجہ سے ان کا خاتمہ ہونے میں نہیں آتا۔ بلکہ پیداوار میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ کئی مرتبہ جناب خلیفہ صاحب نے خطبے دیئے۔ قادیانی اکابر نے شور مچایا۔ بعض لوگوں کو جماعت سے خارج بھی کیا گیا۔ لیکن تاحال یہ ساری کوششیں بے نتیجہ و ناکام ہیں"

اس کے متعلق گزارش یہ ہے۔ کہ اگر منافقین کا وجُود "ذہنی غلامی اور پیر پرستی کے عبرت انگیز نتائج" ہیں۔ تو پھر ان منافقین کے متعلق کیا کہا جائے گا۔ جن کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں اور خاص مدینہ میں موجودگی خدا تعالےٰ کے کلام قرآن مجید سے ثابت ہے۔ پھر قرآن مجید میں منافقوں کی بیخ کنی کے متعلق جو کچھ فرمایا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلام میں ان کی نسبت جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ منافقوں کا وجُود نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پایا جاتا تھا۔ بلکہ آپ کے بعد بھی رہنے والا تھا۔ کیا اس وجہ سے کوئی مسلمان یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ عرب اور خاص مدینہ کی زمین منافقوں کی پیداوار کے لئے غیر معمولی طور پر زرخیز ثابت ہُوئی۔ خدا اور اس کے رسُول نے منافقوں کی بیخکنی کی ہرچند کوشش فرمائی لیکن زمین کی زرخیزی کی وجہ سے ان کا خاتمہ ہونے میں نہ آیا۔ بلکہ پیداوار میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا۔ اگر نہیں۔ تو وُہ لوگ کس مونہہ سے احمدی کہلاتے ہیں۔ جو منافقین کی بیخ کنی کی کوشش کرنے کے باعث جماعت احمدیہ پر زبان اعتراض دراز کرتے ہیں۔ اور منافقوں کے وجُود کو "ذہنی غلامی اور پیر پرستی کے عبرت انگیز نتائج" بتا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کو مشتبہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے زمانہ میں بھی منافقین موجُود تھے۔ اور ان کی بیخ کنی کی طرف خدا اور اس کے رسُول نے بار بار مُسلمانوں کو متوجہ کیا جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے :۔

"پیغام صلح" جماعت احمدیہ پر تو اعتراض کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور اس نے یہ بھی لکھ دیا۔ کہ منافقین کا وجُود "ذہنی غلامی اور پیر پرستی کے عبرت انگیز نتائج" ہیں۔ لیکن کبھی اس بات پر بھی غور کیا۔ کہ آئے دن ان کے "حضرت امیر" اپنی پارٹی کے جن لوگوں کا رونا روتے رہتے ہیں۔ جن کے طرز عمل سے تنگ آ کر استعفےٰ دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ حتےٰ کہ یہ کہنے لگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے ہیں۔ کہ اگر تم نے یہ فیصلہ نہیں کر لیا۔ کہ مجھے مان لو گے۔ کیا ایسے لوگوں کو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے اعیان و انصار نہایت مخلص۔ دین کے بہت بڑے خادم۔ اور اسلام کے جاں نثار سمجھتے ہیں۔ یا اسلام کو نقصان پہونچانے والے۔ غیر مبائعین کی انجمن کو درہم برہم کرنے والے۔ اور امارت کو ملیامیٹ کرنے والے قرار دیتے ہیں۔ اور ان کی بیخ کنی کی سر توڑ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اگر مؤخرالذکر بات درست ہے۔ تو "پیغام صلح" کو معلوم ہونا چاہیئے ایسے ہی لوگوں کو منافق کہا جاتا ہے۔ جو کسی مذہبی نظام میں شریک ہونے کا دعوٰے تو کریں۔ لیکن عملی طور پر نہ صرف اس نظام میں شریک نہ ہوں۔ بلکہ اس کو نقصان پہونچانے میں مصروف رہیں۔ مولوی محمد علی صاحب اگر ایسے لوگوں کو منافق کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ تو اور بات ہے ورنہ جو کچھ ان کے متعلق کہتے رہتے ہیں۔ اس سے انہیں منافق ہی قرار دیتے ہیں۔ اور جب ایسے لوگ خود غیر مبائعین میں موجود ہیں۔ اور ان کی بیخ کنی کی انتہائی کوشش کے باوجود وہ ختم نہیں ہوئے بلکہ ان میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ تو پھر "پیغام صلح" جماعت احمدیہ پر کس مونہہ سے اعتراض کرتا ہے؟

دہشت انگیزی میں کمی

وہ لوگ جو قانون کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تشدد۔ اور خونریزی پر اتر آئیں۔ بے خبری اور غفلت کی حالت میں حکام کو قتل کرنا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھیں۔ ملک میں خوف۔ اور دہشت پھیلانے میں مصروف رہیں۔ ان کے مقابلہ میں اگر حکومت اپنے انتظامات کو مضبوط بنائے۔ مجرموں کی گرفتاری اور سزا دہی کے لئے ضروری قانون نافذ کرے۔ اور سرکاری افسروں کو خاص اختیارات دے۔ تو کسی امن پسند اور خیر خواہ ملک و قوم کو اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر ایسا انسان اس قسم کی کارروائی ضروری سمجھیگا۔ مگر وہ لوگ جو در پردہ تشدد پسندوں کے حامی ہیں۔ لیکن ظاہرہ طور پر اپنے آپ کو علیحدہ بتاتے ہیں۔ ان کی طرف سے یہ کہا جاتا رہا ہے۔ کہ حکومت اس قسم کے انتظامات اور قوانین سے تشدد کی رو کو روک نہیں سکے گی۔ اس کے رکنے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ تشدد پسندوں کے آگے ہتھیار ڈال دیئے جائیں اور وہ جو کچھ کہیں۔ ان کے سارے مطالبات منظور کر لئے جائیں۔ لیکن واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ حکومت نے جو طریق اختیار کیا۔ وہ کافی طور پر مؤثر ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ بنگال پولیس کی رپورٹ ۱۹۳۳ء سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سال میں دہشت انگیزی کی وارداتیں پچھلے سال سے قریباً نصف ہوئی ہیں۔

اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے۔ تشدد پسندوں کو جب معلوم ہو گیا۔ کہ ان کے لئے اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھنا آسان نہیں۔ تو ان میں بہت کمی واقعہ آ گئی۔

مسلمانوں کے نمائندے کیسے ہونے چاہئیں

آل انڈیا مسلم کانفرنس۔ اور آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے مشترکہ طور پر جو مینی فسٹو شائع کیا ہے۔ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر وہ مسلمان جو کسی کونسل یا اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑا ہونا چاہیئے۔ اسے مدنظر رکھے۔ اور ہر مسلمان ووٹر اس کے مطابق عمل کرے۔

مینی فسٹو میں لکھا گیا ہے۔ کہ مسلم ووٹروں کو چاہیئے۔ کہ وہ صرف ان امیدواروں کو ووٹ دیں۔ جو آل انڈیا مسلم کانفرنس یا مسلم لیگ کی پالیسی اور اصول کے پابند ہوں۔ اور زمانہ سابق میں ان کے اصول و پالیسی کی پابندی سے مسلمانوں کا اعتماد حاصل کر چکے ہوں۔ وہ پالیسی یہ ہے۔ کہ

(ا) فرقہ وار اعلان اور جداگانہ انتخاب کی حمایت۔

(ب) آئندہ دستور میں مسلمانوں کی طرف سے جن تحفظات کا مطالبہ ہوا ہے۔ ان کی تائید۔

(ج) جملہ ملازمتوں میں خاص تخصیص کے ذریعہ مسلمانوں کے لئے مناسب نمائندگی کا انتظام۔

جو امیدوار اس پالیسی پر چلنے کا اقرار نہ کرے۔ اس کی سخت مخالفت کی جائے۔

ہم سمجھتے ہیں۔ اگر مسلمان ایسے لوگوں کو اپنا نمائندہ منتخب کریں۔ جو مسلمانوں کی مسلمہ پالیسی کے مؤید ہوں۔ اور اس پالیسی کو چلانے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ تو وہ اس طوفان کے خطرات سے بہت کچھ بچ سکتے ہیں جو ہندو مہاسبھا۔ اور کانگرس اسمبلی اور کونسلوں میں پیدا کرنے کے انتظامات کر رہی ہے۔ ورنہ سخت نقصان اٹھائیں گے۔

عورتوں سے خلاف اسلام سلوک کا نتیجہ

حال میں ایک ہی ہفتہ میں جب لاہور ہائیکورٹ میں پانچ چھ ایسے مقدمات کی سماعت ہوئی۔ جن میں عورتیں اپنے خاوندوں کو زہر دینے کے جرم میں سزا یاب ہوئی تھیں۔ تو اسی قسم کے ایک مقدمہ کی اپیل کی سماعت کرتے ہوئے ایک جج نے کہا۔ اس ہفتہ کے مقدمات سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب میں خاوندوں کی زندگیاں بہت حد تک معرض خطر میں آ گیا ہیں۔

یہ دراصل نتیجہ ہے اس بے جا تشدد اور سختی کا۔ جو عام طور پر پنجاب میں عورتوں پر روا رکھی جاتی ہے۔ اول تو اس بات کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔ کہ شادی کی تجویز کرتے وقت لڑکی کی مرضی اور منشاء معلوم کی جائے۔ اور جہاں تک اس کے مفاد اور آئندہ آرام و آسائش کے لحاظ سے ضروری ہو۔ اس کی مرضی کو وقعت دی جائے۔ پھر خاوند بیوی میں ناچاقی ہونے پر عورت کو مخلصی پانے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ان حالات میں عورتیں خاوندوں کی زندگی کا خاتمہ کرنے کے جرم کی مرتکب ہوتی ہیں۔ اور اس طرح گھر کا گھر تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں بھی عورتوں کے متعلق وہی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ جو دوسروں میں پائی جاتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان میں بھی ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کاش وہ اسلامی احکام پر عمل کرتے ہوئے عورتوں کے متعلق اپنے طریق عمل میں اصلاح کریں۔

انجیلی معجزات اور عیسائی

عیسائیت کی طرف لوگوں کو مائل کرنے کے لئے عیسائی صاحبان ہر قسم کا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ حال میں اس پروپیگنڈا کے متعلق رائٹر ایجنسی نے بھی اپنا حق ادا کیا ہے۔ چنانچہ سلویا سے یہ خبر دنیا کے طول و عرض میں پہنچائی ہے۔ کہ ایک مقامی واعظ البرٹ ٹیسٹر یہ کہتا ہوا کالے ناگ سے کھیل رہا تھا۔ کہ خدا کے پیاروں کو کوئی چیز گزند نہیں پہنچاتی۔ کہ ناگ نے اسے دو دفعہ ڈس لیا۔ مسٹر ٹیسٹر پر تمام وہ حالتیں طاری ہوئیں جو ناگ کے ڈسنے سے ہوتی ہیں۔ جسم پھول گیا۔ زبان بھی پھول گئی۔ اور گلا گھٹنے لگا۔ لیکن اس نے کسی قسم کا معالجہ کرانے سے انکار کر دیا۔ اب وہ رو بصحت ہے۔ اور اس کا دعوٰے ہے۔ کہ انجیل لوقا کے دسویں باب کی انیسویں آیت سانپوں کے پکڑنے میں اور ان کے ضرر سے محفوظ رہنے میں تیر بہدف ہے۔

انجیل لوقا کے دسویں باب کی انیسویں آیت میں یسوع مسیح فرماتے ہیں۔ "دیکھو میں نے تم کو اختیار دیا۔ کہ سانپوں اور بچھوؤں کو کچلو اور دشمن کی ساری قدرت پر غالب آؤ۔ اور تم کو ہرگز کسی چیز سے ضرر نہ پہنچیگا۔" ممکن ہے۔ کوئی ناواقف رائٹر کی اس عیسائیت نوازی کو انجیل کا معجزہ سمجھ لے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہر ایک عیسائی لوقا کی محولہ بالا آیت پڑھ کر سانپوں سے کھیل سکتا ہے۔ اور ڈسنے پر مرنے سے بچ سکتا ہے۔ اگر ساری عیسائی دنیا میں صرف سلویا کے پادری مسٹر ٹیسٹر ہی خدا کے پیارے ہیں۔ تو کیا وہ انجیلی معیار سے اپنے ایمان کا ثبوت دے سکتے ہیں؟ متی کی انجیل کی بیسویں آیت میں یسوع مسیح نے اپنے ماننے والے سے کہا ہے

134

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کا سلوک ایک بدگو مخالف سے

عفو کی ایک نہایت اعلیٰ مثال

جناب محمد عمر حیات صاحب نے جو ایک عرصہ سے کنیا کالونی (افریقہ) میں کاروبار کرتے ہیں۔ حال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک پرانا واقعہ لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ جس سے عفو کی ایک نہایت اعلےٰ مثال ملتی ہے اور پتہ لگتا ہے۔ کہ جس انسان کو خدا تعالےٰ اپنی مخلوق کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے مبعوث کرتا ہے۔ اس کے دل کو ہمدردی و خیر خواہی کے جذبہ سے اس طرح بھر دیتا ہے۔ کہ اس میں کسی کے متعلق خواہ اس کا رویہ کتنا ہی دل آزار اور تکلیف دہ کیوں نہ ہو۔ اور وہ کیسی ہی معیوب اور مذموم حرکات کا ارتکاب کیوں نہ کر چکا ہو۔ رنج و غصہ کے ایک شائبہ کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ اور جب کوئی گستاخ اور بے ادب انسان اپنی گستاخی کی پاداش میں مبتلائے عذاب ہو کر طالب امداد ہوتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کے مامور کے دل میں اس کے لئے اس سے بھی زیادہ محبت اور ہمدردی جوش زن ہو جاتی ہے جو ایک ماں کے دل میں اپنے اکلوتے بچہ کو دکھ اور مصیبت کی حالت میں دیکھ کر پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر وہ اس کے لئے سب سے زیادہ کامیاب طریق اختیار کرتا ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرتا ہے۔ کہ جو مصیبت اس کے ایک خطا کار بندہ پر آئی ہے۔ وہ دور کر دی جائے۔ کیونکہ وہ اپنی گستاخی پر نادم اور اپنے کئے پر پشیمان ہے۔ اس پر خدا تعالےٰ اس کے دل سے نکلی ہوئی دعا کو سنتا۔ اور گرفتار مصیبت پر رحم فرما دیتا ہے۔

ذیل کا واقعہ اس قسم کی ایک نہایت ایمان پرور مثال ہے۔ محمد عمر حیات صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کارڈ میرے پاس ۱۹۰۴ء کا تھا۔ جو کہ ایک شخص صوبیدار مردان علی صاحب کے متعلق تھا۔ جو ہماری پلٹن ۱۲۳ میں تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں اخبار البدر پڑھتے ہوئے گستاخانہ الفاظ مونہہ سے نکالنے کی وجہ سے ماخوذ عذاب ہوئے تھے۔ یعنی اس درشت کلامی کے چند ہفتہ بعد ہی ان کی کمپنی کی ایک سنگین گم گئی۔ صوبیدار صاحب نے ایک دوسرے شخص کی دوسری کمپنی سے سنگین منگا کر اس پر نمبر تبدیل کرنے کے لئے ایک مستری کو رات کے ۱۰ بجے دی۔ چونکہ اس مستری کو صوبیدار صاحب مذکور سے کوئی دلی کدورت تھی۔ اس لئے وہ رات کے گیارہ بجے کرنل Scallon کے پاس معہ سنگین مسروقہ گیا۔ اور اس کی رپورٹ کر دی۔ دوسرے دن کرنل صاحب نے میجر Delamaine کو جو کہ اس کمپنی کا کمانڈنگ تھا۔ بلا کر حکم دیا۔ کہ جا کر Arm Inspection کرو۔ اس وقت یہ کمپنی Camp Jalila میں تھی۔ اور پلٹن کا ہیڈ کوارٹر کیمپ Dhalla میں تھا۔ میں اس ڈبل کمپنی کا کلارک تھا۔ میں اور میجر Delamaine صاحب وہاں سے وہ گھوڑے پر سوار اور میں خچر پر سوار ہو کر جلیلہ کیمپ میں گئے۔ اور جاتے ہی انسپکشن آرمز کا حکم دیا۔ اس پر صوبیدار صاحب نے رپورٹ کی۔ کہ ایک سنگین گم ہے۔ میجر صاحب نے صوبیدار صاحب کو نظر بند کر لیا۔ اور کمپنی کے حوالدار کو بھی نظر بند کیا گیا۔ اور جس سپاہی کی سنگین تھی۔ اس کو قید کیا گیا۔ آخر ان کے کاغذات پونہ ڈیوژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ کے پاس آتے جاتے رہے۔ آٹھ ماہ گذر گئے آخر ایک روز صوبیدار صاحب نے مجھے بلا کر کہا کہ یہ آفت معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے حق میں ناشائستہ کلام کرنے کا نتیجہ ہے۔ تم حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھو۔ اور معافی اور دعا کے لئے عرض کرو۔ میں نے اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں خط لکھا۔ جس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا آیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کی مخلوق بچوں کی طرح ہے۔ وہ کسی کو ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ صوبیدار صاحب سے کہیں۔ کہ کثرت سے استغفار کریں میں بھی دعا کروں گا۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے گا۔ آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب صوبیدار صاحب کا کورٹ مارشل ہوا۔ تو ان کی طرف اس میعاد تک کہ وہ نظر بند رہے۔ تنخواہ ضبط کی گئی۔ اور انہیں پنشن پر بھیجدیا گیا۔ اس طرح وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہدیۂ تبریک

بخدمت حضرات اہلبیت حضرت مسیح موعودؑ

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

جہاں کے سہروں سے بڑھ کر ہے خوشنما سہرا
جو آلِ احمدِ مرسل کے سر بندھا سہرا

یہ سہرا کیا ہے جہاں کے عجائبات سے ہے
دکھا سکے نہ کوئی اس کمال کا سہرا

یہ کس کی شانِ رسالت کے ہیں نشاں ظاہر
یہ کس کا نازِ تجمل ہی بن گیا سہرا

شمیمِ عطر سے ہے اک جہاں معطر سا
مشامِ خلق میں گویا ہے بھر گیا سہرا

یہ نونہال ہیں سر جمال و قدس و جلال
یہ پھول وہ ہیں کہ جن سے ہے خوشنما سہرا

دعائیں احمدؐ مرسل کی ہیں یہ نسلِ عزیز
یہ ہے نشانِ نبوت بعہد ہدیٰ سہرا

یہ جلوہ وحیِ اساہمؐ و لا اجیحؐ کا دیکھ
نگاہِ خلق میں نسلِ بعید کا سہرا

یہ ایک ایک بڑھے گا ہزار شاخوں میں
ہر ایک شاخ کے پھولوں سے اک جدا سہرا

جہاں میں نسلِ مسیحا نہ ہو سکے گی شمار
نشاں رہے گا یہ نسلوں کے سر سدا سہرا

ہر ایک نفس جو احمد نبی کی آل سے ہے
وہ اک نشانِ صداقت کا ہے بنا سہرا

جسے خدا نے بنایا ہے آدم اور خلیل
جہاں میں نسلیں ہیں اس کی نشان کا سہرا

مسیح پاک کے تھے لفظ "چار شادی" کے
یہ چار شادیوں میں بھی نشاں بنا سہرا

خدا سے ناصر احمد ہو ناصر احمد کا
ہر ایک نصرت و برکت کا ہو عطا سہرا

خدا ہمیشہ ہی منصور کو رکھے منصور
رہے وہ ناصرہ بیگم کا کتخدا سہرا

یہ ازدواج کی برکت نشانِ نصرت ہو
ہر ایک خوبیٔ حق سے ہو پُر شنا سہرا

جہاں کے واسطے یہ شادیاں ہوں اک دستور
بنے یہ خلق کا ہاں ایک راہنما سہرا

خدا کی برکتیں نازل ہوں آلِ احمدؐ پر
خدا کا فضل ہو سب کے لئے سدا سہرا

دعا کے ساتھ کرے پیش ہدیۂ تبریک
وہ اک غلام کہ جس نے ہے یہ لکھا سہرا

غلامِ احمدِ مرسل ہے اور غلامِ رسولؐ
دعا کے فیض کا طالب کرے دعا سہرا

اسلام پر اعتراضات کے جواب

اشاعتِ اسلام کے متعلق جبر کا بے جا الزام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ گزٹ ۹ اگست میں ایک صاحب "جیدی لال" کا مضمون بعنوان "اسلام کیسے پھیلا" شائع ہوا ہے۔ جس میں اسلام کو بزورِ شمشیر پھیلائے جانے کا وہی فرسودہ اور پامال شدہ اعتراض دہرایا گیا ہے۔ جس کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ لالہ صاحب جن کے مضمون کا تمام دارو مدار "تفسیر حسینی" پر ہے۔ لکھتے ہیں۔

"رب العالمین یا رب المسلمین مسلمانوں کو کفار کے قتل کی زوردار ہدایت کرتا ہے۔ اور ان کے مال و زر لوٹنے کی انہیں ترغیب دلاتا ہے"۔ اور اس کے ثبوت میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔

"شاید کہ مکروہ رکھو تم ایک چیز اپنی طبیعت کی نفرت کے سبب سے حالانکہ وہ چیز بہتر ہو واسطے تمہارے۔ جیسے دین کے دشمنوں سے لڑنا۔ کہ اسے تم مکروہ اور بُرا جانتے ہو۔ اور تمہاری بھلائی اسی میں ہے۔ دنیا کے واسطے بھی فتح اور لوٹ اور دشمنوں کو مغلوب کرنے اور دین کی عزت بڑھانے کے سبب سے اور آخرت کے لئے بھی شہادت کا رتبہ۔ اور ہمیشہ کے واسطے نعمتیں اور علیین کے درجے پانے کی وجہ سے اور شاید کہ دوست رکھو تم ایک چیز کو طبیعت کی کسل اور کاہلی کی وجہ سے کہ وہ مونہہ پھیرنا ہے ذرائی ہو تمہارے واسطے دنیا میں بھی ذلت سہنے اور دشمنوں کے غلبے کے سبب سے اور آخرت میں بھی ثواب جہاد سے محرومی شہداء سے دوری کے سبب سے اور اللہ جانتا ہے مصلحت تمہاری اور تم اس مصلحت کو نہیں جانتے"۔

دعوئے باطل

بیشتر اس کے کہ اس مفہوم کے متعلق کچھ عرض کیا جائے جو قرآن مجید کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ معترض کے اس دعوے کو کہ "رب العالمین یا رب المسلمین مسلمانوں کو کفار کے قتل کی زوردار ہدایت کرتا ہے۔" قرآن مجید کے ذریعہ ہی باطل ثابت کیا جائے اور بتلایا جائے۔ کہ معترض نے جس اصل پر اپنے مضمون کی عمارت کھڑی کی ہے۔ وہ لغو اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ جسے قرآن مجید نے نہ ایک مرتبہ بلکہ بکرات و مرات بیان کیا ہے۔ کہ اسلام آزادیٔ عمل اور حریت ضمیر کا پورا پورا احترام کرتا ہے۔ اسلام کے نزدیک وہ شخص جو مداہنت کرتا یا منافقت سے ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ اور وہ جو مذہب تبدیل کرنے کے لئے جبر سے کام لیتا ہے مجرم ہے۔

جبر کی ممانعت

قرآن مجید میں صاف اور صریح یہ حکم موجود ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین یعنی دینی معاملات میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ کیوں یہ بھی ساتھ ہی بتا دیا۔ کہ قد تبین الرشد من الغی۔ ہدایت اور ضلالت میں کھلا کھلا امتیاز قائم ہو گیا ہے۔ جبر ہمیشہ وہاں کیا جاتا ہے۔ جہاں دلائل کمزور ہوں یا دلائل میں اشتباہ واقع ہو۔ مگر فرمایا اسلام کی تعلیم ایسی کامل اور واضح ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو تعصب سے الگ ہو کر اپنی عقل سے کام لے کر اس پر غور کرے گا۔ اس پر صداقت اسلام کا ظاہر ہونا ذرا بھی مشکل نہیں رہے گا۔ پس جبکہ یہ تعلیم اپنی ذات میں ایسی کامل اور اتنی مؤثر ہے۔ تو اس کے لئے جبر کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ جبر تو اس کی صداقت کو مشتبہ کر دے گا نہ کہ اس کے قبول کرنے میں ممد ہو گا۔

پھر فرمایا قل یا ایھا الناس قد جاءکم الحق من ربکم فمن اھتدیٰ فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیھا وما انا علیکم بوکیل۔ یعنی اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تو لوگوں سے کہہ دے۔ کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق و صداقت آ گئی۔ تم میں سے جو شخص ہدایت اختیار کریگا۔ اس کا فائدہ اسی کو پہنچے گا۔ اور جو انکار کرے گا۔ اس کا وبال اسی کی گردن پر ہو گا۔ میں کوئی وکیل نہیں۔ کہ تمہیں ہدایت پانے کے لئے مجبور کروں۔ ایک اور موقع پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے۔ فذکر انما انت مذکر لست علیھم بمصیطر۔ تیرا کام صرف سمجھانا ہے۔ تو ان پر داروغہ نہیں۔ کہ جبر کرے۔ پھر فرمایا انما علیٰ رسولنا البلاغ المبین۔ ہمارے رسول پر صرف کھول کھول کر پیغام حق پہنچا دینا ہے۔ آگے ماننا یا نہ ماننا لوگوں کا کام ہے۔ قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ کہہ دے کہ حق تیرے رب کی طرف سے ہے جو چاہتا ہے۔ ایمان لے آئے۔ اور جو چاہے انکار کر دے۔ ان ھٰذہ تذکرۃ۔ فمن شاء اتخذ الیٰ ربہ سبیلا۔ یہ قرآن تو نصیحت نامہ ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کا رستہ اختیار کر لے۔ لکم دینکم ولی دین۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مخالفین اسلام کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین خود ظاہر ہو جائے گا۔ کہ کون حق پر ہے۔

قرآن مجید کی ان آیات میں وضاحتاً بیان کیا گیا ہے۔ کہ اسلام جبر کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ صلح و آشتی اور امن و محبت کا پیغام لے کر آیا ہے۔ اور دلائل و براہین کے ذریعہ اپنی صداقت لوگوں کو قائل کرتا ہے۔ کیا اس تعلیم کی موجودگی میں کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ "رب المسلمین مسلمانوں کو کفار کے قتل کی زوردار ہدایت کرتا ہے"۔

مشرکین کے متعلق حکم

اسلام قبول کرانے کے لئے قتل کرنا تو الگ رہا۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کو اس امر سے بھی روکا ہے۔ کہ ان کو بُرا بھلا کہا جائے۔ جو شرک جیسے ناپاک گناہ میں مبتلا ہوں۔ چنانچہ فرمایا۔ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ۔ مشرکین کو برا بھلا نہ کہو۔ بلکہ ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن۔ حکمت و موعظت حسنہ سے حق کی طرف متوجہ کرو۔ اور اگر مجادلہ کی نوبت آئے۔ تو وہ بھی عمدگی سے کرو۔ کیا جو مذہب مخالفین اسلام کے متعلق یہ تعلیم دیتا ہو۔ اس کی نسبت یہ کہنا انتہائی ظلم نہیں۔ کہ اس میں مسلمان نہ ہونے والوں کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

منافقین کے لئے وعید

پھر یہ بات اس وجہ سے بھی باطل ہے۔ کہ جو امر جبر اور طاقت کے ساتھ منوایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق یہ امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ ماننے والے کے دل میں اس کی نسبت کسی قسم کا شک و شبہ اور کوئی کجی نہ رہے۔ اور نہ یہ مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ جو بات جبراً ٹھونسی جا رہی ہے۔ اسے دل و جان سے قبول کیا جائے۔ اور اس کے خلاف اپنے قول یا فعل سے کوئی حرکت نہ کی جائے۔ لیکن اسلام ایمان لانے کے بعد قولی اور فعلی رنگ میں اپنی ہر ایک بات سے اس کا ثبوت نہ دینے اور در پردہ تعلیم اسلام کی مخالفت کرنے کا نام منافقت رکھتا ہے۔ اور اسے سخت ناپسند کرتا ہوا منافقین کو سخت عذاب کا مستحق قرار دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ یعنے منافق دوزخ کے نچلے حصہ میں گرائے جائیں گے۔ ان اللہ جامع المنافقین والکافرین فی جہنم جمیعا۔ خدا تعالےٰ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں بطور سزا رکھے گا۔ پھر فرمایا لا تصل علیٰ احد منھم مات ابدا ولا تقم علیٰ قبرہ۔ یعنی جو شخص بحالت نفاق مر جائے۔ اس کا

135

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنازہ نہ پڑھو۔ پس جب اسلام منافقت کو اس درجہ مذموم قرار دیتا ہے۔ تو پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ وہ جبر کے ذریعہ اسلام پھیلانے کی اجازت دے ؛

مسلمانوں نے کیوں جنگیں کیں

اس میں شک نہیں۔ کہ مسلمانوں کو جنگیں کرنی پڑیں۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ اسلام کو بزور شمشیر پھیلایا جائے۔ بلکہ اس لئے کہ اپنی حفاظت کی جائے۔ اور مذہب کے بارے میں جبر کا انسداد کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ بعثت نبوی کے بعد مسلسل کئی سال تک کمزور اور بے بس مسلمانوں کو بے دردانہ طور پر مارا پیٹا گیا۔ ظالمانہ طور پر قتل کیا گیا۔ مسلمان عورتوں پر شرمناک مظالم کئے گئے۔ اور آخر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تیرہ سال تک اس قسم کے مظالم کا نشانہ بننے کے بعد ترک وطن پر مجبور ہو گئے۔ اور مدینہ میں چلے گئے۔ تو کفار نے وہاں بھی آپ اور آپ کے ساتھیوں کو چین نہ لینے دیا۔ اور ایذا رسانی میں مصروف رہے۔ کیا یہ مظالم دو قوموں کے درمیان جنگ کے اعلان کا حکم نہیں رکھتے۔ آج دنیا اپنے آپ کو تہذیب و تمدن کی بلند ترین چوٹی پر سمجھتی ہے۔ اور خیال کرتی ہے۔ کہ سنجیدگی متانت۔ عقلمندی دور اندیشی اور تمام تہذیبی خوبیاں اس میں پیدا ہو چکی ہیں۔ اگر آج ان مظالم سے کم بلکہ بہت کم کسی قوم کی طرف سے دوسری قوم پر کئے جائیں۔ تو یہ ایک یقینی بات ہے۔ کہ جنگ ہی ان کے درمیان فیصلہ کر سکے۔ اور جنگ کے بغیر چارہ نہ رہے۔ پس تیرہ برس تک مسلمانوں پر مظالم روا رکھے گئے۔ ان کا مذہب جس سے بڑھ کر اور کوئی چیز انہیں پیاری نہیں تھی۔ ان سے جبراً چھڑانے کی کوشش کی گئی۔ ان کے مردوں عورتوں اور بچوں کو انتہائی مظالم کا تختۂ مشق بنایا گیا۔ دن رات انہیں ظلم وستم کی چکی میں بیدردانہ طور پر پیسا گیا۔ ان حالات کو پیش نظر رکھ کر کون ہے۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ مسلمانوں کو دفاعی طور پر جنگ کے لئے کھڑا نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے۔ تو وہ عقل کا اندھا اور امن کا دشمن ہے۔ اسے معلوم ہی نہیں کہ دنیا میں اصلاح اور امن قائم کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ظالم کو اس کے ظلم سے روکا جائے۔ خواہ اس کے لئے کتنی ہی مالی اور جانی قربانی کرنی پڑے۔ تیرہ سال تک کفار نے مسلمانوں پر مظالم کئے۔ اگر اس عرصہ میں کسی وقت بھی مسلمان دفاعی جنگ کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ تو کوئی منصف انسان ان کو ہدف اعتراض نہ بنا سکتا۔ لیکن محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو رحمۃ للعالمین بنکر آئے تھے۔ انہوں نے عفو و درگذر سے کام لیا۔ مسلمانوں کو دشمنوں کے حملوں اور ایذا رسانیوں کا جواب دینے سے باز رکھا۔ یہاں تک کہ آپ کو اور آپ کے متبعین کو مکہ چھوڑ کر چلے جانا پڑا۔

مدینہ میں کفار کی ایذا رسانیاں

کفار نے مدینہ میں بھی چین نہ لینے دیا۔ اور برابر اپنی ظالمانہ کارروائیوں کو جاری رکھا۔ روایات میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ تشریف لے آنے کے بعد کفار مکہ نے بت پرستان مدینہ کو ایک خط لکھا۔ جسکا مضمون یہ تھا۔ کہ تم لوگوں نے ہمارے آدمی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دی ہے۔ یا تو تم اسے قتل کر ڈالو۔ یا اسے اپنے شہر سے نکال دو۔ ورنہ ہم قسم کھاتے ہیں۔ کہ اپنا تمام لشکر لے کر تم پر حملہ کریں گے۔ تمہارے آدمیوں کو قتل کر ڈالیں گے۔ اور تمہاری عورتوں پر قبضہ کرلیں گے۔ اس طرح ایک طرف تو انہوں نے اہل مدینہ کو مسلمانوں کے خلاف کھڑا کیا۔ اور دوسری طرف خود شرارتوں میں مصروف رہے۔

جنگ کی اجازت

آخر جب کفار ایذا رسانیوں میں انتہا کو پہنچ گئے۔ اور مدینہ میں اندرونی طور پر بھی مسلمانوں کے دشمن پیدا ہو گئے۔ تو خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو اپنی حفاظت کے متعلق فرمایا۔ اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرہم لقدیر الذین اخرجوا من دیارہم بغیر حق۔ الا ان یقولوا ربنا اللہ کہ ان لوگوں کو جنگ کی اجازت دی جاتی ہے۔ جن پر بہیم مظالم توڑے گئے۔ اور جنہیں اپنے گھروں سے محض اس جرم میں کہ وہ خدا پر ایمان لائے۔ نکالا گیا یہ آیت جس میں سب سے پہلے جنگ کی اجازت دی گئی بتاتی ہے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے لڑائی کی ابتدا نہ ہوئی۔ بلکہ وہ لڑنے پر مجبور کئے گئے تھے ؛

جنگ کے متعلق احکام

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنگ کے متعلق ضروری احکام نازل کئے گئے۔ مثلاً یہ کہ

(۱) قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا۔ صرف انہی لوگوں سے جنگ کرو۔ جو تم سے جنگ کرتے ہیں۔ اور جنگ میں کسی قسم کی زیادتی نہ کرو۔

(۲) قاتلوا حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ۔ اس وقت تک لڑو جب تک فتنہ دور نہ ہو جائے۔ اور دین کا اختیار کرنا اللہ کے لئے ہو جائے۔ یعنی کوئی کسی پر مذہب تبدیل کرانے کے لئے جبر نہ کر سکے۔

(۳) قل للذین کفروا ان ینتہوا یغفر لہم۔ ان کافروں سے کہہ دو۔ کہ اگر وہ اپنی شرارتوں سے باز آجائیں۔ تو ان سے درگذر کر دیا جائے گا۔

(۴) فان اعتزلوکم فلم یقاتلوکم والقوا الیکم السلم فما جعل اللہ لکم علیہم سبیلا۔ اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں۔ لڑائی سے باز آجائیں۔ اور صلح کا پیغام بھیجیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں جنگ کرنے کی اجازت نہیں۔

یہ ان احکام میں سے چند ایک ہیں۔ جو جنگ کے متعلق قرآن میں آئے ہیں۔ اور ان سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام کے مدنظر کفار کو قتل کرنا نہیں تھا۔ بلکہ یہ بات تھی۔ کہ مذہبی آزادی قائم ہو۔ کیونکہ کفار مسلمانوں پر اس لئے مظالم کرتے تھے۔ کہ انہیں اپنے عقائد کا پابند کریں۔

مسلمانوں کا جنگ کو ناپسند کرنا

اسی ضمن میں اللہ تعالےٰ نے وہ آیت نازل فرمائی جس کا آریہ گزٹ کے مضمون نگار نے نہایت بھونڈے الفاظ میں مفہوم پیش کیا ہے۔ وہ آیت یہ ہے کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم وعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئاً وھو شر لکم اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ سخت مظلومیت کی حالت میں تم کو جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ مگر تمہارا یہ حال ہے۔ کہ تم اب بھی اسے پسند نہیں کرتے۔ اور یہ چاہتے ہو۔ کہ تمہارے ہاتھوں ظالموں اور جفاکاروں کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچے۔ بظاہر یہ ہمدردی اور خیر خواہی کی بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر یاد رکھو یہ ضروری نہیں کہ جو بات تمہیں ناپسند ہو۔ وہ واقعہ میں بری ہو۔ اور جسے تم پسند کرو۔ وہ اچھی ہو۔ بلکہ تمہارے لئے بہتر چیز وہی ہے۔ جو خدا تمہارے لئے تجویز کرے۔ اور بری وہ ہے۔ جس سے خدا منع کرے۔ اب جنگ کے ذریعہ ہی مظالم کا انسداد ہو گا۔ اور مذہبی آزادی قائم ہوگی۔ اور یہی حقیقی ہمدردی و خیر خواہی ہے اس لئے اس میں پوری ہمت اور کوشش سے کام لینا چاہیئے ؛

پس اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں نے ہر قسم کے مظالم برداشت کرتے ہوئے اس بات کی ہر ممکن کوشش کی۔ کہ لڑائی۔ اور جنگ تک نوبت نہ پہنچے۔ اور آخر جب ان کو مقابلہ کرنے کی اجازت ہوئی۔ تو اس وقت بھی بعض نہیں چاہتے تھے۔ کہ جنگ کریں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے نزدیک چونکہ وہ وقت آپہنچا تھا۔ جبکہ مظالم کے انسداد اور مذہبی آزادی کے قیام کا کام شروع کر دیا جائے۔ اس لئے مسلمانوں کو اندفاعی جنگوں میں کودنا پڑا۔ ورنہ اگر اسلام کی اشاعت کو جبر اور ظلم سے نہ روکا جاتا۔ اور اسلام قبول کرنے والوں کو اپنا مذہب تبدیل کرنے کے لئے جبراً مجبور نہ کیا جاتا۔ تو تاریخ اسلام میں کسی ایک جنگ کا بھی پتہ نہ ملتا ؛ "آریہ گزٹ" کے مضمون نگار کو چاہیئے کہ وہ اپنی آنکھوں سے تعصب کا پردہ دور کر کے اسلامی تعلیم پر غائر نگاہ ڈالے۔ تا اسے معلوم ہو۔ کہ اشاعت اسلام کے باب میں مسلمانوں...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاہب غیر

حضرت زرتشت نبی کے مختصر حالات

یورپ و امریکہ کے محققین کا خیال ہے کہ حضرت زرتشت غالباً چھٹی صدی قبل مسیح میں پیدا ہوئے تھے لیکن مسلمان علماء کی تحقیق ہے کہ آپ ایک ہزار سال قبل مسیح باختری قوم سے آذربائیجان (مغربی ایران) میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کی ولادت ایک بڑے اعلیٰ اور شریف گھرانے میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام "پوروشاسپ" اور والدہ کا نام "دغدوا" تھا۔ بچپن سے ہی سوچ بچار کے عادی تھے۔ سات آٹھ سال کی عمر میں اچھا خاصہ لکھ پڑھ سکتے تھے۔ ۱۵ سال کی عمر میں پارسیوں کی رسم کے مطابق دینی پیشوا کے ہاتھ سے آپ کی کمر میں پٹکا باندھ دیا گیا۔ ۲۰ سال کی عمر میں آپ نے گھر کو حصول علم کی خاطر خیر باد کہی۔ اور کئی سال تک بڑے بڑے عالموں کی صحبت اٹھائی۔ جب آپ واپس آئے۔ تو آپ کے والدین نے آپ کی شادی ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں کردی۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد آپ سیستان۔ خراسان ہوتے ہوئے ترکستان پہنچے۔ ہر جگہ مخلوق کو نیک کاموں کی طرف توجہ دلاتے۔ اور اپنے طرز عمل سے دوسروں کے لئے نیک نمونہ قائم کرتے۔

ایک دن صبح کے وقت ایک سنسان جگہ جب آپ غور و فکر میں مصروف تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک قد آور انسان آپ کی طرف آرہا ہے۔ یہ دراصل ایک فرشتہ تھا۔ جس کا نام "ہومان" تھا۔ پاس آکر اس نے کہا اے زرتشت خدا نے آپ کو انسانوں کی ہدایت کے لئے مقرر کیا ہے۔ آپ پر یہ سن کر بیخودی کی حالت طاری ہوگئی۔ اس واقعہ کے بعد آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی منشا کے مطابق تبلیغ شروع کردی۔ جس جگہ جاتے مخلوق کو شریعت کے احکام سناتے۔ لیکن کئی سال تک کوئی آپ پر ایمان نہ لایا۔ آخر کار آپ کا ایک رشتہ کا بھائی جس کا نام "میتی ادما" تھا۔ آپ پر ایمان لایا۔ اور تبلیغ کرتا رہا۔ آپ نے ارادہ کیا۔ کہ شاہ "وشتاشپ" کو تبلیغ کریں۔ آپ اس کے دربار میں گئے۔ عالموں سے مناظرے کئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک "جادوگر" ہے۔ بادشاہ نے ان کو قید کر دیا۔ اتفاقاً بادشاہ کا محبوب گھوڑا بیمار ہوگیا ہر چند علاج کیا گیا کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر آپ کی دعا سے گھوڑا تندرست ہوگیا۔ بادشاہ نے فوراً آپ کو رہا کردیا دوسرے دن ملکہ کو فالج کا مرض ہوگیا۔ وہ بھی آپ کی دعا سے اچھی ہوئی اور ایمان لے آئی۔ آپ نے اپنے خاص خاص شاگرد مختلف علاقوں میں تبلیغ کے لئے بھیجے۔ چند سال میں آپ کا مذہب دور دور تک پھیل گیا۔ بادشاہ دشتاشپ آپ کے خلاف ہوگیا۔ اور آپ سے جنگ شروع کردی۔ آپ جنگ میں شریک ہوئے کئی روز کی جنگ کے بعد بادشاہ کو شکست ہوئی۔

حضرت زرتشت کی ذہنی اور دماغی قوتیں نہایت اعلیٰ درجہ کی تھیں۔ آپ حسن ظاہری میں بھی یکتا تھے۔ فلسفہ اور الٰہیات کے پیچیدہ اور مشکل مسائل سے آپ کو عالم نوجوانی سے ہی لگاؤ تھا۔ آپ نے یکے بعد دیگرے تین شادیاں کیں۔ چھ اولادیں ہوئیں۔ تین بیٹے۔ (۱) استوستر (۲) رونتنا (۳) ہورنشیتر اور تین بیٹیاں (۱) فرینی (۲) ترتیی (۳) پوروشست۔ آپ نے سب کی نہایت اعلیٰ تربیت کی۔ آپکی تیسری بیٹی کی شادی جاماسپ بادشاہ سے ہوئی اور ملکہ ایران بنی۔ جس کی پاکیزگی بے نظیر تھی۔

آپ اپنے زمانے کے بہترین شاعر تھے۔ آپ کے اشعار میں سادگی۔ جوش طبع اور سوز و گداز کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہر قدم پر خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے تھے۔ آپ کا دعویٰ یہ تھا۔ کہ میں اور انسانوں کی طرح خدائے بزرگ و برتر کی ایک مخلوق ہوں۔ ہاں اس نے مجھے اپنے فضل سے دنیا کی ہدایت کے لئے چن لیا ہے اور میں اس کا پیغمبر ہوں۔ جس وقت آپ تبلیغ کے لئے نکلے۔ تو دنیا عجیب طرح کی گمراہی میں پڑی ہوئی تھی۔ چاروں طرف غلط عقیدے اور بری رسمیں پھیلی ہوئی تھیں۔ لوگ ہر قسم کی بدی اور ناپاکی میں مبتلا تھے۔ لوگوں نے آپ کا مذاق اڑانا شروع کردیا۔ آپ کے دوستوں اور رشتہ داروں نے بھی مخالفت کی۔ لیکن آپ نے ساری عمر مردانہ وار تبلیغ کی۔

پارسیوں کی مذہبی کتاب کا نام اَستا ہے۔ اور ژند اس کی تفسیر ہے۔ اس میں ۲۰ لاکھ کے قریب اشعار تھے۔ لیکن جب سکندر اعظم نے پرسیا پُلس کا عظیم الشان کتب خانہ آگ کی نذر کردیا۔ اور اَستا کا بہت سا حصہ ہمیشہ کے لئے دنیا سے معدوم ہوگیا۔ اَستا بہت سی کتابوں کا مجموعہ ہے پہلے حصہ کو وندی داد کہتے ہیں۔ جس میں شریعت زرتشتی کے بہت سے مسائل درج ہیں۔ دوسرے حصہ کا نام یسنا ہے۔ جس میں دعائیں مرقوم ہیں۔

زرتشتی مذہب کا پہلا اور بنیادی اصل خدا کی توحید ہے۔ چنانچہ گاتھا میں خدا تعالیٰ کے متعلق نہایت اعلیٰ روحانی خیالات پیش کئے گئے ہیں۔ دنیا کا پیدا کرنے والا سب چیزوں کا مالک اہرومزدا ہے یعنی خدائے حکیم و قدیر۔ ہر ایک شخص کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ پہلے اس قادر مطلق ہستی پر ایمان لائے۔ اس کی شریعت پر ایمان لائے۔ آپ نے خالص توحید کا وعظ کیا۔ اور بتایا عالم الغیب خدا اپنی ذات میں قائم ہے۔ اسی نے تمام چیزوں کو اپنے علم اور ارادہ سے پیدا کیا۔ اسی نے زمین آسمان عناصر بنائے۔ اسی نے روح اور عقل پیدا کی۔ نیکوں کو راحت اور بدکاروں کو عذاب ہوگا۔ انسان کا مقصد حیات اَستا میں یہ لکھا ہے۔ کہ وہ خدا کے مقرر کئے ہوئے قانون پر چل کر پوری راحت حاصل کرے۔ اور یہ راحت پاک زندگی بسر کرنے سے مل سکتی ہے۔ خیالات۔ اقوال۔ افعال۔ نیک ہوں۔ کثرت کے ساتھ دعائیں کرنا اس کے فضل کا ہر وقت طلبگار ہونا اس کے حکموں کے سامنے سر تسلیم جھکانا۔ ہر وقت اور ہر حال میں اسے پکارنا اَستا کی سب سے بڑی تعلیم ہے۔ ایک حصہ دعاؤں کے لئے وقف ہے۔ جسے یسنا کہتے ہیں۔ (قمر از ننکانہ)

چندہ تعلیم اور سرکاری ملازم

مسلمانان کشمیر تعلیم میں جس قدر پس ماندہ ہیں۔ اور اس وجہ سے جس قعر مذلت میں گرے ہوئے ہیں۔ اور جس طرح ریاست نے ان کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ اس کے مفصل بیان کرنے کی اس لئے ضرورت نہیں ہے۔ کہ یہ امر بارہا عرض کیا جا چکا ہے۔ اس وقت جہاں مسلمانان کشمیر کے لئے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ آئینی طریق سے ان کی امداد کی جائے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ان میں تعلیم رائج کی جائے۔ اس کے لئے کچھ عرصہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشا کے ماتحت کشمیر کے مسلمان طلباء کے لئے وظائف اور بعض کو کتب کی صورت میں امداد کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک ماہ میں ایک ہزار روپیہ سے زائد اس مد میں خرچ ہو چکا ہے۔

مگر گذشتہ ماہ میں اس مد کی آمدنی صرف ۔/۷۰ ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب نے خصوصاً ملازم احباب نے اس طرف کم توجہ کی ہے۔ براہ مہربانی آئندہ تمام سرکاری ملازم اس فنڈ کا چندہ بشرح ایک پائی فی روپیہ ماہوار باقاعدہ ادا فرمادیں۔ اور دوسرے مسلمانوں سے بھی تحریک کر کے وصول کریں۔ (فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمینداران علاقہ دوکانڈی ضلع سیالکوٹ سے افسران مال کا غیر ہمدردانہ سلوک

قابلِ توجہ حکومت پنجاب

زمینداروں کی حالت زار

زمیندار طبقہ کئی سال سے بوجہ اقتصادی بدحالی کے بے حد مشکلات میں مبتلا ہے۔ عام طور پر اس کی وجہ نرخ اجناس کا حد درجہ گر جانا ہے۔ جس کے نتیجہ میں سوائے معدودے چند زمینداروں کے باقیوں کی ہر فصل کی تمام پیداوار فروخت ہو کر مالیہ سرکار کی ادائیگی میں چلی جاتی ہے۔ اور کھانے تک بھی ان کے پاس نہیں بچتا ایسی حالت میں زمیندار اپنے اور اہل و عیال کے گذارہ کے لئے ساہوکار کے دروازہ پر گداگر کی صورت میں حاضر ہو کر جنس یا نقد قرضہ اٹھاتا ہے۔ اور اس بےکسی کی حالت میں ساہوکار من مانی شرائط منوا لیتا ہے۔

یہ تو نرخ کی کمی کا نتیجہ ہے۔ لیکن اس کے سوا بعض علاقے ایسے ہیں۔ جن کی فصلی حالت بوجہ ذرائع آبپاشی کے غیر یقینی یا مسدود ہونے کے بالکل ناقص ہے۔ اول تو فصل ہی بعض جگہ نہیں ہوتی۔ اور اگر ہو۔ تو بہت کم اور ناقص۔ ایسے علاقوں کے زمینداروں کی جو حالت ہو سکتی ہے۔ اس کا ہر ایک اندازہ کر سکتا ہے۔ ایسے ہی علاقوں میں سے ایک علاقہ دوکانڈی ضلع سیالکوٹ ہے۔

یہ علاقہ زیادہ تر بارانی ہے۔ اگر وقت پر بارش ہو کر فصل کاشت ہو جائے۔ اور بعد میں بھی فصل کے پکنے تک وقتاً فوقتاً بارش ہوتی رہے۔ تو فصل اچھی ہو جاتی ہے۔ ورنہ زمینداروں کو اپنی خوراک اور مویشیوں کے چارہ کے لئے سخت تکالیف میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات بعض کو کئی کئی دن فاقہ کشی کرنی پڑی۔ اور چارہ کے لئے درخت کاٹ کاٹ کر ڈالے گئے۔

زمینداروں پر تشدد

لیکن حیرتناک بات یہ ہے۔ کہ ایسے اوقات میں بھی گورنمنٹ نے اس علاقہ کے زمینداروں سے مالیہ سختی کے ساتھ وصول کیا جس کی ایک مثال فصل خریف ۱۹۳۰ء کے مالیہ کی وصولی کے وقت کی پیش کی جا سکتی ہے جبکہ وصولی معاملہ کے لئے بعض زمینداروں کو اجلاس عام میں زبانی بہت کچھ بُرا بھلا کہنے کے بعد ان کے مونہہ کالے کرائے گئے۔ پگڑیاں اتروائی گئیں۔ اور کان پکڑوائے گئے۔ ایسا ہی گذشتہ فصل ربیع ۱۹۳۴ء میں حالات پیش آئے۔ بوجہ قلت بارش فصل بالکل ناقص ہوئی۔ پھر ماہ مارچ کے شروع میں ایسی ناموافق ہوا چلی۔ کہ نصف کے قریب فصل کا جھاڑ کم ہو گیا۔

افسران مال کا رویہ

ایسی صورت میں تجربہ کار اور غور کرنے والے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس علاقہ کے زمینداروں کی اقتصادی حالت کیا ہو سکتی ہے۔ اور وہ کس ہمدردی کے مستحق ہیں۔ لیکن باوجود گورنمنٹ ہند کے سرکلر "معافی و التوا" کے جو پٹواری سے لے کر تمام افسرانِ مال کے پاس موجود ہوتا ہے۔ اس علاقہ کے زمینداروں کو کوئی رعایت نہ دی گئی۔ جو افسرانِ مال کی صریح لاپرواہی اور زمینداروں سے ہمدردی نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ وہ اپنے زعم میں اپنی انتظامی قابلیت کا اظہار اسی صورت میں سمجھتے ہیں۔ کہ خواہ زمیندار کس قدر ہی کچلے اور پیسے جائیں۔ ان سے ہر ممکن طریق سے مالیہ وصول کر لیا جائے۔ زمیندار کے پاس اپنے اور اپنے بال بچہ کے لئے کچھ باقی رہے یا نہ رہے۔ لیکن ہر حالت میں گورنمنٹ کا ٹیکس جو بغیر آمدنی کی تعیین کے اصل پر تشخیص ہو چکا ہے۔ داخل خزانہ سرکار کر دیا جائے۔

زمینداروں کی صدائے احتجاج

جب اس علاقہ کے زمینداروں کو یقین ہو گیا۔ کہ فصل ربیع ۱۹۳۴ء میں مالیہ کے متعلق ہمیں کوئی رعایت نہیں دی جائے گی۔ اور مالیہ کی ادائیگی کی بلا سر پر کھڑی ہے۔ تو انہوں نے وسط جون ۱۹۳۴ء میں ایک جلسہ عام کر کے مالیہ کی معافی کے بارہ میں قانون کے اندر رہ کر قراردادیں پاس کیں۔ اور فیصلہ ہوا۔ کہ ان قراردادوں کی نقول بصورت درخواست تمام افسرانِ مال ضلع و قسمت و صوبہ و ریونیو ممبر۔ و گورنر صاحب بہادر پنجاب کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔ امید تھی۔ کہ حکومت اور افسرانِ مال جو زمینداروں سے ہمدردی کا دعوے کیا کرتے ہیں۔ اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ لیکن باوجود دو ماہ گذر جانے کے آج تک کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ اور مقامی افسرانِ مال نے مالیہ کی وصولی زور شور کے ساتھ شروع کر دی۔ قطع نظر اس سے کہ زمیندار ادائیگی کی طاقت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔

امداد کی صورت

ان واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حکومت اور افسرانِ اعلےٰ و ماتحت کے دل میں زمینداروں کی کس حد تک ہمدردی ہے۔ بے شک حکومت زمینداروں کی ہمدردی کے ثبوت میں یہ کہہ سکتی ہے۔ کہ گذشتہ سالوں اور سال رواں میں ایک بڑی رقم تمام صوبہ کے لئے معاف کی گئی۔ مگر گزارش ہے۔ کہ ایک تو معافی کے لئے بعض اضلاع مخصوص کر لئے گئے دوسرے اگر تمام صوبہ کے زمینداروں کو رعایت دی جائے۔ تو پھر یہ اس قدر برائے نام بنتی ہے۔ کہ اس سے صرف ایسے علاقوں کی امداد ہو سکتی ہے۔ جن میں پیداوار کی حالت تو عمدہ ہو۔ لیکن نرخوں کی کمی کے باعث اقتصادی حالت گری ہوئی ہو۔ لیکن ایسے علاقے جہاں کی پیداوار سخت ناقص ہو۔ اور اس پر نرخوں کی ارزانی کا بھی اثر ہو۔ یہ امداد مکتفی نہیں ہو سکتی۔ ان کی بہترین امداد یہی ہے۔ کہ ایسے علاقوں کو بعد ضروری تحقیق کے حالات کے ماتحت معافی اور التوا کے قانون کی تعمیل کرتے ہوئے امداد دی جائے۔

قابلِ توجہ حکومت پنجاب

آخر میں گورنمنٹ اور افسرانِ مال کی توجہ حسب ذیل امور کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ زمینداروں کے جلسہ کی کارروائی جوان کی خدمت میں ارسال کی گئی ہے۔ اس کے متعلق ضروری ہے کہ کوئی کارروائی کی جاتی۔ اور نتیجہ سے زمینداروں کو بوساطت سکرٹری جلسہ آگاہ کیا جاتا۔

۲۔ دوران وصولی مالیہ میں نائب تحصیلدار صاحب ناروول نے جو رویہ اختیار کیا۔ اس کے متعلق تحقیقات کرائی جائے۔

۳۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس بارہ میں تحقیق کرائی جائے۔ کہ مالیہ جو وصول کیا گیا ہے۔ زمینداروں نے کن مصائب اور مشکلات کو برداشت کر کے دیا ہے

۴۔ گورنمنٹ سے ایک دفعہ پھر استدعا کی جاتی ہے۔ کہ اس علاقہ کے مسلمانوں کی حالت زار کی طرف فوری طرف توجہ کی جائے۔ تاکہ مصیبت زدہ لوگوں میں اطمینان پیدا ہوا۔ اور کوئی ناگوار صورت رونما نہ ہو۔

(فیض احمد سکنہ پوہلا مہاراں تحصیل نارووال)

سری نگر میں آریہ سماج کا جلسہ

صداقت اسلام پر تقریر

۱۷ اگست نزد حضوری باغ سری نگر آریہ سماج کا ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں انہوں نے تمام مذاہب کے لوگوں کو مدعو کیا۔ کہ وہ اپنے اپنے مذاہب کے محاسن پیش کریں۔ جلسہ کی افتتاحی تقریر مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل احمدی نے کی۔ ان کو صرف بیس منٹ وقت دیا گیا۔ جس میں انہوں نے بڑے مدلل طریقہ سے اسلام کی فضیلت اور اس کے عالمگیر مذہب ہونے کے دلائل پیش کئے۔ اور اسلام کے زندہ اور ابدی مذہب ہونے کی دلیل میں آپ نے حضرت مسیح موعود کا بھی ذکر کیا۔ لیکچر بہت مقبول ہوا۔

اس کے بعد سکھوں۔ اور سماجیوں کی دو تقاریر ہوئیں۔ پھر صدر نے کہا کہ اگر کوئی اور صاحب تقریر کرنا چاہتے ہوں۔ تو وہ اپنا نام پیش کریں۔ جس پر خان صاحب برکت علی صاحب اور خاکسار نے وقت طلب کیا۔ مگر صدر نے کہا کہ احمدیوں کی نمائندگی ہو چکی ہے۔ لہذا اور کوئی صاحب تقریر کریں۔ مگر اس وقت کوئی تیار نہ ہوا۔ آخر ایک نوجوان نے تقریر کی۔ مگر اسلام سے بالکل ناواقفی کا ثبوت دیا۔ اس جلسہ میں حاضرین کو معلوم ہو گیا کہ صرف احمدی ہی اسلام کی نمائندگی کر سکتے ہیں۔ (خاکسار۔ محمد یوسف احمدی بی اے)

قبول احمدیت کا اعلان

میرا آج سے اکیس سالہ زمانہ گذشتہ احمدیت کی سخت ترین مخالفت میں گذرا۔ میں اس پارٹی میں شریک رہا جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں۔ ابوجہل و ابوسفیان وغیرہ تھے۔ میں پروردگار عالم کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں۔ کہ ابتدائی مباحثہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ایک قادیانی مولوی صاحب (جن کا نام مجھے یاد نہیں ہے) بمقام سکندرآباد علاؤالدین بلڈنگس میں مقرر ہوا۔ تو اس وقت مولوی حافظ عبدالعلی صاحب وکیل کی بھی تقریر ہوئی۔ میں مخالف پارٹی میں شریک تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر پبلک میں سکون کے ساتھ سنی گئی لیکن حافظ مولوی عبدالعلی صاحب کا کسی آیت شریفہ پر کہنا تھا۔ کہ ہماری جانب سے شور وغوغا اور ایسے ناگفتہ بہ الفاظ کہے گئے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کو اسٹیج پر سے اترنا پڑا۔ جو صرف ہماری چیخ و پکار کا نتیجہ تھا۔ اس وقت ہماری پارٹی میں متعدد شراب کے شیشے استعمال ہوئے تھے۔ اور ہمارے ساتھ والوں کی جیبوں میں اڈوانس ولایتی و کنٹری شراب کے شیشے موجود تھے۔ اس طرح اس روز ہماری پارٹی کامیاب رہی۔ ؎

میں عالی جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب احمدی سکندرآبادی کے پاس پہونچ کر بارہا نفسانیت سے پیش آیا۔ اور ان کے مبلغین کا ہمیشہ پیچھا کیا۔ میرے ناپاک منہ سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وہ گندہ الفاظ نکلتے رہے جو علماء ظواہر استعمال کرتے رہتے ہیں۔ میں عالم نہیں۔ اس لئے جو مجھ سے عمل ہوا خدا وحدہٗ لاشریک بہتر جانتا ہے وہ ان علماء کے احکام کے تحت ہوا۔ جو اپنی نفسانی خواہشات کے ماتحت امام زمان کا انکار کرتے ہیں۔ اور جن کو احمدیت کے قبول کرنے سے دنیا کی شان و شوکت کے گھٹنے کا خوف ہے۔ میں نے درگاہ حضرت اقدس امام زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معافی مانگ لی ہے۔ (جو ضرور معاف ہو چکی ہوگی) اور اس تحریر کے ذریعہ تمام احمدی احباب سے اپنی غلطیوں کا اظہار کر کے معافی چاہتا ہوں۔ برائے خدا معاف فرمائیں۔ اور آئندہ میرے لئے کوئی خدمت مخصوص کی جائے۔ جو میرے لائق ہو۔ تا اپنی بقیہ زندگی احمدیت کے لئے وقف کر سکوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں جناب مولانا مولوی احمد خان صاحب درانی اورنگ آبادی احمدی نائب آمین جنگلات کا بے حد ممنون و مشکور ہوں۔ جن کی متعدد ملاقاتوں اور ان کے ذریعہ متعدد ٹریکٹ کا معاینہ کر کے احمدیت کو قبول کرنے اور اپنی سابقہ حرکات ناشائستہ کے لئے زندگی میں استغفار کرنے کا موقعہ پا سکا۔

خاکسار۔ محمد عبدالجلیل خان گتہ دار تعمیرات عامہ ضلع نلگنڈہ ریاست نظام دکن

ایک قابل امداد بھائی

ایک صاحب نابینا عمر قریباً ۴۵ سال تحصیل نکودر ضلع جالندھر موضع اکبرپورہ کے اصل رہنے والے ہیں احمدی ہونے کی وجہ سے ان کی گذشتہ آمدنی کی صورت جاتی رہی ہے۔ جس مسجد میں وہ رہتے تھے۔ وہاں سے ان کو نکال دیا گیا ہے۔ اگر کوئی جماعت ان کو امام مسجد کے طور پر رکھنا چاہتی ہو۔ تو دفتر تعلیم و تربیت میں اطلاع دے۔ یہ صاحب اس کام کے بخوبی اہل ہیں۔ اور تھوڑی سی امداد کھانے کپڑے کی جو جماعت کی طرف سے ان کو ملے گی۔ اس سے ان کا گذارہ ہو سکیگا۔ جماعتیں اس بارہ میں ضرور توجہ فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان)

ساہوکاروں کے ہتھکنڈے

ایک احمدی مصیبت میں

کاٹھ گڑھ میں ایک نومبائع نعمت خان صاحب کے نام ایک ساہوکار نے عرصہ ہوا۔ دوستی اور محبت سے ایک مقروض کی چند کنال زمین رہن کرا دی۔ اور اس کا قرضہ نعمت خان سے لکھوا لیا۔ اب زمین نہ تو اتنی مالیت کی ہے۔ اور نہ ہی آمد سود کے برابر ہے۔ ساہوکار نے نعمت خان کے خلاف عدالت میں قرضہ کا دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک غریب احمدی کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ زمینداروں کو ساہوکاروں کے دھوکوں سے بچنا چاہیئے۔ اور گورنمنٹ کو بھی چاہیئے کہ ایسے دھوکہ باز ساہوکاروں کا مناسب انتظام کرے۔ ؎

خاکسار۔ محمد ابراہیم کاٹھ گڑھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

137

خریداران الفضل جن کا چندہ ختم ہے

۱۶ اگست و ۱۵ ستمبر کے مابین مفصلہ ذیل خریداران الفضل جن کا چندہ ختم ہے۔ اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی یا محاسب بھیجدیں۔ ورنہ ستمبر کے پہلے ہفتے میں وی پی ہونگے۔

نمبر خریداری	نام
۳۲	خدا بخش صاحب
۱۸۱	غلام حیدر صاحب
۳۰۱	میاں غلام رسول صاحب
۳۷۷	محمد امیر صاحب
۴۴۹	مولوی محمد الدین صاحب
۸۷۰	مولوی نیاز محمد صاحب
۸۷۳	مستری مہر اللہ صاحب
۹۳۵	منشی صدر الدین صاحب
۱۰۷۴	منشی سلطان عالم صاحب
۱۳۳۲	چوہدری علی شیر صاحب
۱۴۱۹	مولوی الیاس الدین صاحب
۱۷۴۱	جان محمد صاحب
۱۷۹۴	کریم اللہ صاحب
۱۸۳۸	منشی بلند خان صاحب
۲۰۰۳	نصیر الدین فیروز الدین
۲۵۵۶	محمد یوسف صاحب
۲۵۸۲	چوہدری نعمت خان
۲۰۱۷	غلام نبی صاحب
۲۷۵۵	ڈاکٹر برکت اللہ صاحب
۳۱۷۰	غلام حسین صاحب
۳۲۹۲	مستری عبدالرزاق صاحب
۳۳۹۹	صوفی فضل الٰہی صاحب
۳۴۷۳	ہدایت اللہ صاحب
۳۴۷۸	شیخ بدرالدین صاحب
۳۸۲۴	منشی الطاف حسین صاحب
۴۱۹۷	محمد میاں صاحب
۴۳۳۷	علی مرقادر صاحب
۴۳۶۷	چوہدری قمرالدین صاحب
۴۴۰۰	محمد حنیف صاحب
۴۴۲۳	مستری کریم بخش صاحب
۴۴۵۰	منشی محمد عبداللہ صاحب
۴۶۲۴	مرزا محمد علی صاحب
۴۹۷۵	ایم عبدالرحیم صاحب
۴۹۶۰	ہمشیرہ چوہدری ولی محمد صاحب
۵۴۴۷	محمد تقی صاحب
۵۲۳۷	جان محمد صاحب
۵۳۱۶	خلیل شاہ صاحب
۵۳۲۹	سعدالدین صاحب
۵۵۹۶	رحمت اللہ صاحب
۵۶۴۹	منشی اللہ دتہ صاحب
۵۶۸۲	عبدالشکور صاحب
۵۷۴۸	بابو برکت علی صاحب
۵۸۶۰	محمد حاجی ایوب صاحب
۵۸۷۰	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
۵۹۱۲	بابو عبدالقدوس صاحب
۶۱۳۸	سید منظور حسین شاہ صاحب
۶۱۸۶	ہیڈ جمعدار محمد خان صاحب
۶۴۳۶	بابو احمد جان صاحب
۶۶۱۱	غلام قادر صاحب
۶۷۳۶	چوہدری خدا بخش صاحب
۶۷۶۷	احمد اللہ خان صاحب
۶۸۵۲	عبدالحلیم صاحب
۶۹۲۴	دوست محمد صاحب
۶۹۲۵	مرزا عطاء اللہ صاحب
۷۱۸۶	مستری فیض احمد صاحب
۷۱۸۸	بابو عبدالعزیز صاحب
۷۲۲۱	سید موسیٰ ضیاء صاحب
۷۲۵۳	بابو محمد خورشید صاحب
۷۴۷۴	چوہدری شاہ محمد صاحب
۷۴۱۳	شیخ عبدالحلیم صاحب
۷۴۶۱	بابو عبدالغنی صاحب
۷۵۲۷	چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۵۶۱	غلام مصطفیٰ صاحب
۷۵۸۹	شیخ رحمت اللہ صاحب
۷۷۸۱	ہز ہائی نس دی نواب صاحب
۷۷۸۲	شیخ عبدالرحمٰن صاحب
۷۷۸۳	نور حسن صاحب
۷۷۸۴	بابو برکت علی صاحب
۷۷۸۶	حسن علی صاحب
۷۸۱۳	محمد عظیم صاحب
۷۸۴۰	پیر عبدالعلی صاحب
۷۹۲۳	بدیع الزمان خان صاحب
۷۹۴۲	اہلیہ شیخ حامد علی صاحب
۴۹۴۴	جناب محمد زمان خان صاحب
۷۹۴۶	محمد اکرم صاحب
۷۹۶۲	ڈاکٹر چوہدری محمد انور صاحب
۸۰۳۶	نصیر احمد صاحب
۸۱۵۶	شیخ غلام رسول صاحب
۸۱۶۰	حکیم دین محمد صاحب
۸۱۹۹	خانزادہ امیر اللہ صاحب
۸۲۸۶	محمد بخش صاحب
۸۳۲۳	فضل محمد خان صاحب
۸۳۴۵	میاں غلام محمد صاحب
۸۴۱۲	شیخ رحیم بخش صاحب
۸۴۳۱	شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب
۸۴۵۵	ایس محمد امین فضل کریم
۸۴۵۸	بریہ محمد مقصود علی صاحب
۸۴۶۶	غلام نبی صاحب
۸۴۹۵	مرزا محمد شفیع صاحب
۸۵۰۷	ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۸۵۷۳	محمد اشرف صاحب
۸۶۱۷	ماسٹر رفیع الزمان صاحب
۸۶۳۱	مرزا محمد صدیق بیگ صاحب
۸۶۳۵	خواجہ نظام الدین صاحب
۸۶۴۶	بابو ممتاز علی صاحب
۸۶۴۷	قادر بخش صاحب
۸۶۶۱	جماعت احمدیہ چک [illegible]
۸۷۳۰	بابو محمد منیر صاحب
۸۷۵۵	چوہدری کریم بخش صاحب
۸۷۷۷	محمد سعید خان صاحب
۸۸۴۵	عبدالرحیم صاحب
۸۹۱۱	بابو عبدالواحد صاحب
۸۹۴۳	ایم اے سلام صاحب
۸۹۶۸	راجہ عبدالرحمٰن صاحب
۹۰۸۹	شیخ سبحان علی صاحب
۹۱۰۴	عنایت اللہ صاحب
۹۱۱۵	منشی محمد حسین صاحب
۹۱۳۶	محمد شجاعت علی صاحب
۹۱۵۵	سید حبیب الرحمٰن صاحب
۹۱۸۰	سکرٹری صاحب کنجاہ
۹۱۸۲	ماسٹر انعام اللہ صاحب
۹۱۹۲	حاجی جلال الدین صاحب
۹۱۹۸	اللہ بخش صاحب
۹۲۰۲	سردار فیض اللہ خان صاحب
۹۲۰۶	شریف احمد صاحب
۹۲۱۰	مولوی غلام نبی صاحب
۹۲۲۳	فتح محمد صاحب
۹۲۳۳	حکیم عبدالرحمٰن صاحب خاکی
۹۲۳۴	چوہدری پیر محمد صاحب
۹۲۵۳	ماسٹر محمد طفیل صاحب
۹۲۷۳	ملک شیر محمد صاحب
۹۲۸۶	سید محمد حسین صاحب
۹۳۱۰	شیخ احمد صاحب
۹۳۵۱	بابو شکر الٰہی صاحب
۹۴۱۷	محمد ظفر صاحب
۹۴۴۹	حاجی اللہ بخش صاحب
۹۴۵۹	محمد عیسیٰ صاحب
۹۴۶۰	بشیر احمد صاحب
۹۴۶۳	چوہدری دوست محمد صاحب
۹۴۶۷	چوہدری محمد الدین صاحب
۹۸۶۸	غلام مرتضیٰ خان صاحب
۹۴۸۳	خواجہ محمد شریف صاحب
۹۴۸۶	خانبہادر شیخ منہاج الدین
۹۵۲۵	مسٹر کے دین
۹۵۶۴	احتیاج علی صاحب
۹۵۷۱	چراغ الدین صاحب
۹۵۸۲	محمد نثار احمد صاحب
۹۵۹۳	مولوی محمد فضل صاحب
۹۶۰۶	محمد عبداللہ و سراج دین
۹۶۲۸	منشی محمد ابراہیم صاحب
۹۶۳۱	بابو محمد عبداللہ صاحب
۹۶۴۸	اللہ داد خان صاحب
۹۶۵۴	محمد الطاف خان صاحب
۹۶۸۵	پی پی عبدالقادر صاحب
۹۷۰۵	محمد شریف خان صاحب
۹۷۰۷	دی مسلم پارک فلور
۹۷۱۱	اے ایم ملک صاحب
۹۷۱۷	عبدالرحمٰن صاحب
۹۷۲۲	عبدالکریم صاحب
۹۷۳۳	چوہدری غلام احمد صاحب
۹۷۴۲	فقیر اللہ صاحب
۹۷۹۷	منشی ظہور الدین صاحب
۹۸۰۸	پریذیڈنٹ احمدیہ
۹۸۲۵	فیروز الدین صاحب
۹۸۲۸	منشی صدر الدین صاحب
۹۸۳۷	عبدالمالک صاحب
۹۸۴۴	منشی عبدالسمیع صاحب
۹۸۴۸	ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۵۰	عبدالرشید خان صاحب
۹۸۵۲	منشی رحمت خان صاحب
۹۸۵۹	شیخ سلطان علی صاحب
۹۸۶۱	سید عنایت حسین صاحب
۹۹۰۰	قاضی عبدالحق صاحب
۹۹۱۱	محمد الدین صاحب
۹۹۱۷	محمد عبدالرحمٰن صاحب
۹۹۲۳	شیخ محمد شریف صاحب
۹۹۳۳	نذیر احمد صاحب بی اے
۹۹۳۵	قاضی عبدالرحمٰن صاحب
۹۹۳۸	لعل محمد صاحب
۹۹۴۱	شیخ مولا بخش صاحب
۹۹۵۳	چوہدری اللہ رکھا صاحب
۹۹۵۴	منشی برکت علی صاحب
۹۹۵۶	ڈاکٹر ایس ایم احمد صاحب
۹۹۵۸	فضل کریم صاحب
۹۹۶۴	آئی اے حکیم صاحب
۹۹۶۵	محمد صادق صاحب
۹۹۷۶	عبداللطیف صاحب
۹۹۸۴	مرزا غلام سرور صاحب
۱۰۰۱۳	مولوی غلام حسین صاحب
۱۰۰۳۹	عبدالمنان صاحب
۱۰۰۵۳	قریشی عبداللطیف صاحب
۱۰۰۶۰	حکیم محبوب الرحمٰن صاحب
۱۰۰۶۲	مولوی عبدالغنی صاحب
۱۰۰۶۴	منشی محمد علی صاحب
۱۰۰۷۴	محمد عبداللہ صاحب
۱۰۰۸۰	رقیہ بیگم صاحبہ
۱۰۰۸۶	مسٹر ایچ آر خان صاحب
۱۰۰۹۸	مولوی عبدالسبوح صاحب
۱۰۱۶۴	محمد ذکار اللہ صاحب
۱۰۱۹۲	شیخ محمد حفیظ اللہ صاحب
۱۰۱۹۷	چوہدری محمد حسین صاحب
۱۰۲۰۹	محمد نواز خان صاحب
۱۰۲۱۰	آر عبداللہ صاحب سرکاٹ
۱۰۲۱۵	غلام احمد صاحب
۱۰۲۲۲	نذیر احمد صاحب
۱۰۲۲۵	چوہدری غلام عباس صاحب
۱۰۲۲۷	محمد اشفاق حسین صاحب
۱۰۲۲۹	علی محمد صاحب
۱۰۲۳۳	مرزا شریف احمد صاحب
۱۰۲۳۴	عمرالدین صاحب
۱۰۲۳۵	ملک محمد موسیٰ صاحب
۱۰۲۳۷	عمرالدین صاحب
۱۰۲۴۷	فتح محمد خان صاحب
۱۰۲۴۸	شیخ محمد علی صاحب
۱۰۲۶۸	بابو عبدالغنی صاحب
۱۰۲۶۹	محمد یوسف محمد امین
۱۰۲۷۲	مرزا محمد خان صاحب
۱۰۳۰۴	چوہدری نعمت اللہ صاحب
۱۰۳۱۶	مستری محمد عالم صاحب
۱۰۳۲۰	عبدالواحد خان صاحب
۱۰۳۲۲	نور محمد صاحب
۱۰۳۲۴	محمد شمس الدین صاحب
۱۰۳۲۶	پی گنجی کویا
۱۰۳۲۷	خواجہ احسن میر صاحب
۱۰۳۲۸	مبارک علی صاحب
۱۰۳۳۳	اکبر علی صاحب
۱۰۳۳۴	پروفیسر عبدالحمید صاحب

۱۰۴۱۳ بابو نصیر احمد صاحب ۔ [illegible] مولوی عبدالکریم صاحب ۔ [illegible] غلام رسول صاحب ۔ ۱۰۳۹۵ [illegible] صاحب ۔ [illegible] بابو محمد [illegible] ۔ ۱۰۳۷۷ ڈاکٹر عبدالغفور صاحب ۔ [illegible] خان صاحب ۔ [illegible] احمد ۔ [illegible] غلام رسول صاحب ۔ [illegible] صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لارڈ ولنگڈن کی لنڈن سے واپسی پر شملہ سے ۱۸ اگست کی اطلاع کے مطابق سیاسی حلقوں میں مختلف قسم کی قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ ولنگڈن اپنی پہلی تقریر میں کوئی اہم اعلان کرنے والے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے نئے انڈیا بل کا مسودہ تیار ہو رہا ہے اور جب گورنمنٹ سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ منظور کرے گی۔ تو رپورٹ کی منظور شدہ سفارشات کے مطابق اس بل کو شکل دیدی جائیگی۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس بل کے دیباچہ میں ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دئے جانے کے وعدہ کا اعادہ کیا جائیگا۔ اس سوال کے سلسلہ میں کہ نئی اصلاحات کو کس کے ماتحت رائج کیا جائیگا۔ کہا جاتا ہے کہ عام رائے اس بات کے حق میں ہے کہ ہندوستان کے مفاد کے لئے سب سے زیادہ دانشمندانہ کارروائی یہ ہوگی۔ کہ لارڈ ولنگڈن کو ہی مزید پانچ سال کے لئے گورنر جنرل رہنے دیا جائے۔

ناگپور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ڈاکٹر مونجے نے وہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندو نوجوانوں کو رائفل ایسوسی ایشنوں کی تعداد بڑھانی اور ان کا ممبر بننا چاہیئے انہیں تیرنا بھی سیکھنا چاہیئے کیونکہ ملٹری ٹریننگ کی رائے ہے۔ کہ یہ بہترین ورزش ہے۔ نوجوانوں کو لاٹھی چلانا سکھانے کے لئے بھی کلاسیں کھولنی چاہئیں۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسل کے نوجوان جسمانی طور پر مضبوط ہوں

احمد آباد سے ۱۹ اگست کی اطلاع کے مطابق ریاست بڑودہ کی ایک جیل دیہہ گام سے نقب لگا کر سات ڈاکو مسلح پولیس سے چند رائفلیں اور کارتوس چھین کر فرار ہو گئے۔

کلکتہ میں ۱۸ اگست سے نیشنلسٹ کانفرنس کا ایک اہم اجلاس جاری ہے۔ سر پی سی رائے نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں ذکر کیا۔ کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نیشنلسٹ پارٹی کا قیام کانگرس سے بغاوت کے مترادف ہے حالانکہ یہ سراسر لغو ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نیشنلسٹ پارٹی کا قیام کانگرس کے وقار کو دوبارہ قائم کر دے گا۔ پنڈت مالویہ نے اپنے صدارتی ایڈریس میں بیان کیا کہ چونکہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق اپنی رائے پیش کرنے سے پہلو تہی کی۔ اس لئے نیشنلسٹ پارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ میرا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ اس ذریعہ سے ایک متوازی کانگرس بنائی جائے۔ بلکہ میں قوم پرستی کے بلند اصول پر جن کی کانگرس نصف صدی سے داعی ہے۔ پھول چڑھانا چاہتا ہوں۔

بنگال گورنمنٹ نے کلکتہ سے ۱۸ اگست کی اطلاع کے مطابق تسلیم کیا ہے کہ دہشت انگیزی کے خلاف غیر سرکاری کوششوں کو جو کہ وہ سرکاری افسران کی زیر ہدایت ہیں اچھی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ چنانچہ مدناپور اور ڈھاکہ وغیرہ میں جہاں دہشت انگیزی کے بہت سے واقعات ہو چکے ہیں۔ پبلک کمیٹیاں بنائی گئی ہیں اور جہاں لوگ پہلے ان کمیٹیوں میں رائے عامہ پیدا کرنے کے لئے حصہ لینے سے احتراز کرتے تھے۔ اب قدم آگے رکھ رہے ہیں۔ اور لیکچروں اور پمفلٹوں کے ذریعہ دہشت انگیزی کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ دفتر خارجہ نے سال آئندہ کے اخراجات میں مصر اور افریقہ میں سفارت خانوں کے قیام کے اخراجات کو شامل کر لیا ہے اس کے علاوہ دہلی بغداد کراچی اور مدراس میں بھی سفارت خانے قائم کئے جائیں گے۔

گاندھی جی نے واردھا گنج سے ۱۶ اگست کی اطلاع کے مطابق ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ کانگرس بطور ایک زبردست پولیٹیکل آرگنائزیشن کے مر جائے گی۔ اگر اس کے ممبروں میں اتحاد نہ ہوا۔

برلن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جنرل گورنگ نے گذشتہ بغاوت کے سلسلہ میں گرفتار شدگان کے اعداد و شمار سرکاری طور پر فراہم کر لئے ہیں۔ ان کے رو سے ۱۱۲۴ گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ جن میں سے ۱۰۷۹ اشخاص کو عام رہائی مل گئی۔ باقی گرفتار شدگان کے خلاف شدید الزامات کے لئے حکومت کے پاس ثبوت اور وجوہات موجود ہیں اگرچہ ممکن ہے کہ آئندہ ماہ ان میں سے بھی چند اصحاب کی جاں بخشی ہو جائے۔

آئرش فری سٹیٹ میں لنڈن کی ایک اطلاع کے مطابق تحریک عدم ادائیگی محاصل کے خلاف سرکاری مہم انتہائی صورت اختیار کر گئی ہے۔ کسانوں کی بھیڑ بکریوں کو ہانک کر سرکاری جگہوں میں بند کر دیا جاتا اور انہیں نیلام کر کے مالیہ کی رقم وصول کی جاتی ہے۔ نیز ڈبلن سے سینکڑوں مسلح کانسٹیبل نواحی دیہات میں روانہ کئے گئے ہیں۔ کیونکہ وہاں کسانوں اور حکام صیغہ مال گذاری کے درمیان تصادم کے قوی امکانات ہیں۔ زمینداروں نے بھی متعدد مقامات پر ٹیلی گراف اور ٹیلی فون کی تاریں کاٹ کر رکھ دی ہیں۔ اس کے علاوہ سڑکوں پر درخت کاٹ کر بچھا دیئے ہیں۔ تاکہ لاریوں کا گذر نہ ہو سکے۔

اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۲۰ اگست میں پٹرولیم ایکٹ امنڈمنٹ بل۔ ربڑ کنٹرول بل اور انکم ٹیکس امنڈمنٹ بل پیش ہو کر منظور ہو گئے۔

مسٹر رنگا آئر نے شملہ سے ۱۸ اگست کی اطلاع کے مطابق ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے سخت رنج ہے کہ مندروں میں داخلہ کے بل کے متعلق ہوم ممبر اور نیشنلسٹ پارٹی نے منصوبہ باندھ رکھا تھا۔ جس کی بنا پر اسمبلی میں انہوں نے طویل تقریروں میں اجلاس کا وقت گذار دیا۔ اب کانگرس کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اس بل کی تشہیر اور چھوت چھات کے خاتمہ میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے۔ میں آئندہ انتخاب کیلئے تیار نہیں۔ اس لئے یہ بار کانگرس کے کندھے پر ہی ڈالتا ہوں۔

آسام کا قانون ترمیم ضابطہ فوجداری جس شکل میں اسمبلی سے نکلا تھا۔ شملہ سے ۲۰ اگست کی اطلاع کے مطابق اسی صورت میں کونسل آف سٹیٹ میں بھی پاس ہو گیا ہے۔

بمبئی کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ ٹراونکور کے موضع تبانور کے ایک شخص مسٹر ایم اے نائر جنہیں اب جاپان کے شہری حقوق حاصل ہیں۔ مانچکوکی آزاد ریاست کے وزیر انصاف مقرر کئے گئے ہیں۔

احمد آباد سے ۱۹ اگست کی اطلاع ہے کہ ریاست بھاونگر کے متعلق معاصر "سندیش" رقمطراز ہے کہ ہندوؤں نے وہاں کے متعدد دیہات سے ہریجنوں کو اس لئے نکال دیا ہے کہ وہ جادو سے مویشیوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ ایک گاؤں میں تقریباً پچاس ہندوؤں نے لاٹھیوں سے مسلح ہو کر ہریجنوں کے محلہ پر آدھی رات کے وقت حملہ کر دیا۔ بعض دیہات سے ہریجن ڈر کر بھاگ گئے۔ ایک ہریجن ہلاک کر دیا گیا۔ اور ایک کو آہنی زنجیروں سے جکڑ دیا گیا۔

خان عبید اللہ خان جو عبد الغفار خان صاحب کے بھتیجے ہیں۔ سیالکوٹ جیل سے رہا ہو کر ۱۹ اگست کو پشاور پہنچ گئے۔

بمبئی سے ۲۰ اگست کی اطلاع ہے کہ گورنمنٹ ہند ۳ فیصدی کی شرح سود پر پندرہ بیس کروڑ روپیہ کا نیا قرض لینے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی